تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ خلافت کی اہمیت وبرکات اور ضرورت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سامعین! جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ خلیفہ ٔوقت کا وجود جماعت کے اتحاد، یکجہتی اور ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ایک مضبوط مرکز ہوتا ہے۔ جس کے گرد نظامِ سلسلہ کے بے شمار پروگرام اور منصوبے گردش کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت ایک نور کا مینار اور قبلہ ہوتا ہے جس کو دیکھ کر جماعت کا ہر فرد اپنی سوچ کا قبلہ درست کرتا ہے اور اس کی روشنی سے رہنمائی پاتا ہے۔ خلافت کے استحکام سے قوم اور جماعت کا استحکام وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریمؐ نے امام کو ڈھال قرار دیا ہے اور اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ جب تک امام کے پیچھے پیچھے چلتے رہو گے اور اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر سجائے رکھوگے اُس وقت تک کامیابی اور کامرانی تمہارا مقدر بنی رہے گی اور تم رشد وہدایت سے ہمکنار ہوتے رہو گے۔ جیسا کہ مَیں اوپر بتا آیا ہوں کہ آج خاکسار آپ کے سامنے خلافت کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے کچھ ارشادات پیش کرے گا۔ چنانچہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں کے متعلق آپؓ فرماتے ہیں: ”تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اُسے قائم نہ رکھا، وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اِسے قائم رکھو گے، تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی، تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام ونامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے، اسفندیار ایسا تھا کہ اِس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لیے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اِس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی“

(درس القرآن، مطبوعہ 1921 صفحہ 73)

نیز فرمایا:

”مَیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے تو...... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی“

(خلافت حقہ اسلامیہ، صفحہ 18)

فرمایا:

”... خلافت کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اُس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ ٔوقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اُس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1936ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 17 صفحہ 74)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں جنگِ حنین میں صحابہ کی اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے بیعت خلافت ثانیہ کے موقع پر جماعت کے اخلاص اور خلافت کی اطاعت کے متعلق فرمایا:

''جب خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا بے شک قادیان کے اکثر لوگوں نے بیعت کر لی تھی۔ لیکن باہر کی بہت سی جماعتیں متردّد تھیں۔ بڑے بڑے کارکن سب مخالف تھے، خزانہ خالی تھا اور مخالفت کا دریا تھا۔ جو اُمڈا ہوا چلا آرہا تھا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اُس وقت مَیں اُس کی نصرت سے کامیاب ہوا۔ اُس وقت خدا ہی تھا جو میری تائید کے لیے آیا اور اُسی نے دوسرے ہی دن مجھ سے وہ ٹریکٹ نکلوایا کہ ''کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔'' اور جہاں جہاں یہ ٹریکٹ پہنچا۔ جس طرح حنین کی لڑائی کے موقعہ پر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ آواز بلند کرائی گئی کہ اے انصار! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے اور صحابہ بے تاب ہو کر اس آواز کی طرف بھاگے بلکہ جن کے گھوڑے نہیں مُڑتے تھے انہوں نے اِن کی گردنیں کاٹ دیں اور پیدل دوڑے اِسی طرح جب میری آواز باہر پہنچی متردّد جماعتوں کے دل صاف ہو گئے اور تاروں اور خطوں کے ذریعہ بیعت کرنے لگیں۔ وہی خدا جو اُس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لیے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔ جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ 27؍اگست 1937ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 4؍ستمبر 1937ء صفحہ 7۔8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبّر ہو۔ اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو۔ ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔ بیشک مَیں نبی نہیں ہوں لیکن مَیں نبوت کے قدموں پر کھڑا ہوں۔ ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔ جو میرا جوا اپنی گردن سے اُتارتا ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوا اُتارتا ہے اور جو ان کا جوا اُتارتا ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جوا اُتارتا ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوا اُتارتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کا جوا اُتارتا ہے۔ مَیں بے شک انسان ہوں، خدا نہیں ہوں۔ مگر مَیں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔''

(خطبہ جمعہ 27؍اگست 1937ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 4؍ستمبر 1937ء صفحہ 8)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو! ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے بھی جو آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ مَیں مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ مَیں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں، خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔''

(خطبہ جمعہ 25 اکتوبر 1946ء مطبوعہ الفضل 15؍نومبر 1946ء صفحہ 6)

جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے

ہم احباب جماعت کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا باطنی ہاتھ جس انسان کو جماعت مومنین کی اصلاح اور ترقی کے لیے مقرر کرتا ہے وہی اس لائق ہے کہ اُس کی ماتحتی میں جماعت کے تمام امور طے ہوں اور اُسی کو اس روحانی نظام میں آخری اتھارٹی حاصل ہو۔ اِس حوالے سے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے، کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے۔ خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بیشک تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس کے متعلق دیکھ سکتے ہو اور غور کر سکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے

ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے۔ ان قواعد اور اصولوں کو نہ بھولو گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اُسے وہ عظمت حاصل ہو گی جو اس کام کے لیے ضروری ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 7، اپریل 1925ء صفحہ 24 بحوالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا، مئی 2001ء)

اطاعت سے ہی اتحاد اور ترقی ممکن ہے

جو قومیں دنیا میں ترقی کرنا چاہتی ہیں اور اپنے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتی ہیں اُن کے لیے ضروری ہے کہ وہ وحدت کی لڑی میں پروئی رہیں اور ایک واجب الاطاعت امام کے پیچھے پیچھے چلنے والی ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو رڈ کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو رڈ کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلہ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہو جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہوسکتے اور کبھی نہیں ہوسکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ! اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو رڈ مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافتِ راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تُو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابلِ رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تو اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں ان کو رڈ مت کر کیونکہ فرمایا ہے لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ۔ (ابراہیم:8) البتہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی راہ اختیار کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔"

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 13-14)

اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہر فرد جماعت خلیفۂ وقت کے احکام کی اطاعت کرے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر جان قربان کرنے کے لیے تیار رہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"جس نے خلیفہ وقت کی بیعت کی ہے اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ وقت کی بیعت کے بعد اس پر یہ فرض عائد ہو چکا ہے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے...ہمارے سپرد ایک بہت بڑا کام ہے اور وہ کام کبھی سرانجام نہیں دیا جاسکتا جب تک ہر شخص اپنی جان اُس راہ میں لڑا نہ دے۔ پس تم میں سے ہر شخص خواہ دنیا کا کوئی کام کر رہا ہو اگر وہ اپنا سارا زور اس غرض کے لیے صرف نہیں کر دیتا، اگر خلیفۂ وقت کے حکم پر ہر احمدی اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار نہیں رہتا۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری اور ایثار ہر وقت اس کے سامنے نہیں رہتا تو اس وقت تک نہ ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے اور نہ وہ اشخاص مومنوں میں لکھے جاسکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 25، اکتوبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 15، نومبر 1946ء صفحہ 6)

خلیفۂ وقت کے ساتھ تعلق

خلیفۂ وقت کے ساتھ ہمارا تعلق جس قدر پختہ اور مضبوط ہو گا اُسی قدر ہم اس نعمت سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگی خلیفہ وقت کی ہدایات اور ارشادات کے مطابق گزارنا شروع کر دیں اور تابع فرمان بن کر اپنی گردنیں خلیفہ وقت کے حضور جھکائے رکھیں تو اس سے نہ صرف ہمارا ایمان سلامت رہے گا بلکہ ہمارے اعمال بھی صالح اعمال میں شمار ہوں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو! ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ اگر اسلام اور ایمان اس چیز کا نام نہ ہوتا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے کسی مسیح کی ضرورت نہیں تھی لیکن اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے مسیح موعود کی ضرورت تھی تو مسیح موعود کے ہوتے ہماری بھی ضرورت ہے۔ ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ مَیں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ مَیں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعوؤں کی کوئی قیمت نہیں ہو گی۔ جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا۔ اُس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا۔"

(خطبہ جمعہ 25، اکتوبر 1946ء مطبوعہ روزنامہ الفضل قادیان 15، نومبر 1946ء صفحہ 6)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرۃ آیت 249 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ضمنی طور پر اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور اُن کی اطاعت کی جائے۔ چنانچہ اس جگہ طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ اُن دلوں کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیّرِ عظیم واقع ہو جائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 561)

خلیفۂ وقت سے مشورے کی اہمیت

سامعین! جب ہم زندگی کے ہر معاملہ میں خلیفہ وقت کے مشورے اور اُن کی ہدایات کے مطابق عمل کریں گے تو ہر کام میں برکت ہوگی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاہوری گروپ کے سرکردہ لوگوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

"جب تک بار بار ہم سے مشورے نہیں لیں گے اُس وقت تک اُن کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر خدا نے اُن کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ نہیں دی۔ میرے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے۔ انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اُس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اُس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے۔ اُسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اس سے جس قدر دُور رہو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 1946ء مطبوعہ الفضل قادیان 20؍ نومبر 1946ء صفحہ 7)

آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت کی اہمیت کے پیش نظر ایک موقع پر مبلغین اور واعظین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں... اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدمِ علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات صفحہ 65 مرتب شیخ یعقوب علی عرفانیؓ)

سامعین! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں تو پھر خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو ساری جماعت میں ہونا چاہئے اور اُس کے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور اَفکار پر حاوی ہونا چاہئے، وہی اوڑھنا، وہی بچھونا ہونا چاہئے، وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہئے... اُس کی کامل اطاعت کرو ویسی ہی اطاعت جیسے دماغ کی اطاعت اُنگلیاں کرتی ہیں۔ دماغ کہتا ہے فلاں چیز کو پکڑو اور اُنگلیاں جھٹ اُسے پکڑ لیتی ہیں۔ لیکن اگر دماغ کہے اور اُنگلیاں نہ پکڑیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ ہاتھ مفلوج اور اُنگلیاں رعشہ زدہ ہیں کیونکہ رعشہ کے مریض کی یہ حالت ہوا کرتی ہے کہ وہ چاہتا ہے ایک چیز کو پکڑے مگر اس کی اُنگلیاں اُسے نہیں پکڑ سکتیں۔ پس خلیفہ ایک حکم دیتا ہے مگر لوگ اُس کی تعمیل نہیں کرتے تو اِس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ رعشہ زدہ وجود ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24؍ جنوری 1936ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 17 صفحہ 75-76)

آپ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

”اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرے کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے، اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے، اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے، اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27؍اگست 1937ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 18 صفحہ 367)

سامعین! خلیفہ وقت کو دعا کی قبولیت کا ایک مقام عطا کیا جاتا ہے۔ اس کی حکمت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اُس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اُس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔“

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 74)

سامعین! خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

”مَیں نے بتایا ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا۔ لیکن اب مَیں خدا تعالیٰ سے اربوں روپیہ مانگا کرتا ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں نے ایک لاکھ روپیہ مانگ کر غلطی کی... اللہ تعالیٰ نے کہا ہم تیری اس دعا کو قبول نہیں کرتے جس میں تو نے ایک لاکھ مانگا ہے۔ ہم تجھے اس سے بہت زیادہ دیں گے تاکہ سلسلہ کے کام چل سکیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو دیکھ کر کہ مَیں نے ایک لاکھ مانگا تھا مگر اس نے 22 لاکھ سالانہ دیا، مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر مَیں ایک کروڑ مانگتا تو 22 کروڑ سالانہ ملتا۔ ایک ارب مانگتا تو 22 ارب سالانہ ملتا، ایک کھرب مانگتا تو 22 کھرب سالانہ ملتا اور اگر ایک پدم مانگتا تو 22 پدم سالانہ ملتا اور اس طرح ہماری جماعت کی آمد امریکہ اور انگلینڈ دونوں کی مجموعی آمد سے بڑھ جاتی۔ پس خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہت سی برکات وابستہ کی ہوئی ہیں۔ تم ابھی بچے ہو تم اپنے باپ دادوں سے پوچھو کہ قادیان کی حیثیت جو شروع زمانہ خلافت میں تھی وہ کیا تھی اور پھر قادیان کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر ترقی بخشی تھی۔“

(الفضل 5 ستمبر 1956ء)

خلافت پہ کرتے ہیں ہم جاں نثار
خلافت ہی ہے عافیت کا حِصار
خدا کی ہے حمد و ثناء صبح و شام
نظام خلافت مبارک نظام

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡